تانیثی فکر اور شعری ادب

Poetic Literatur and Feminism

ڈاکٹر ثمینہ گل*، ڈاکٹر جمیلہ گل**

Abstract:

The relationship between creation, concept, and word is just like the relationship of a human being with his body parts. The lack of any one component becomes a question mark on completeness. This creation is the life system of the universe and any system at that time. Cannot be completed until it sets the stages of completion with the collective. Cosmic life consists of two marriages. In this life, nature plays an important role in maintaining the continuity of life. Power gives and nature connects one scene to another.

Another human figure with Adam and Eve, in which both male and female were combined, was a triangle that the angels worshiped together. Based on this, in the social system, the attitude of improving the value and status of human beings started to flourish. And the insightful people began to see this difference. Literature is a mirror of the social, political, and economic conditions of its era. The historical evolution of any country and nation, its philosophy, and worldview can be seen in the mirror of literature. The foundations of spiritual, moral, and social values are associated with literature. If we look at the last few thousand years of the East and the West, writers and poets belonging to different races, nations, and religions in different regions of the world have represented their environment with their works. Before 1500 BC, women wrote hymns in Rig-Veda,

*صدرِ شعبہ اُردو، یونی ورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس

**شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی، پشاور

three and a half thousand years BC. Then the Buddhist nuns composed immortal songs in the forests and monasteries of Uttar Pradesh four hundred years BC.

تخلیق، تصور اور لفظ کا رشتہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے انسان کا اس کے جسمانی اعضاء سے تعلق ہے۔ کسی بھی ایک جزو کی کمی تکمیلیت پہ سوالا یہ نشان بن جاتی ہے یہی تخلیقِ کائنات کا نظام حیات ہے اور کوئی بھی نظام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اجتماعیت کے ساتھ تکمیل کے مراحل طے نہ کر لے۔ کائناتی زندگی ہر دو ازدواج پہ مشتمل ہے اس زندگی میں نظام کارِ حیات کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں قدرت اور فطرت کا اہم کردار ہے قدرت کسی بھی چیز کو طاقت دیتی ہے اور فطرت ایک منظر کو دوسرے سے جوڑتی ہے۔ آدم و حوا کے ساتھ ایک اور انسانی شکل جس میں مرد اور عورت دونوں یکجا کر دیے گئے یہ ایسی مثلث تھی جسے فرشتوں نے ایک ساتھ سجدہ کیا۔ تبھی قرآن میں فرمادیا کہ

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"(1)

لفظ آدم کے لغوی معنی انسان کے ہیں۔ عبرانی میں آدمہ کے معنی "زمین اور مٹی" کے ہیں۔ مگر یہاں حرفِ عام میں آدم سے مراد "مرد ہی لیا جاتا ہے جس کے باعث معاشرتی زندی کی بنیاد ہی غلط زاویوں پہ رکھی گئی۔۔ ماضی میں وہ کونسا کام ہے جس کو عورت نہیں کر سکی۔ زندگی کے کئی شعبے ایسے ہیں جن کی بنیاد ہی عورت نے رکھی جیسے کاشتکاری، دستکاری وغیرہ۔ صاحبِ ادراک خواتین ماضی میں بھی اپنے عہد کی نمائندگی کی۔ اور اپنے ہونے کا احساس دلایا۔ انھوں نے ادب میں داستان گوئی ہو یا ناول نگاری یا پھر کوئی افسانوی نثر ہو یا غیر افسانوی، حتیٰ کہ شعری آہنگ میں بھی خواتین نے اپنے اپنے زمانے میں سماجی سیاسی معاشرتی و معاشی صورتِ حال کو داخلیت کے ساتھ بیان کیا۔ قدیم زمانے میں عورت کی شاعری کو معیوب سمجھا جاتا۔ اسے فحش اور بد کرداری جیسے الزامات سے نوازا جاتا۔ مگر یہی عورت جب رشتوں میں لپٹی لوری گاتی، چکی نامہ لکھتی ہے مولود نامہ لکھتی ہے تو معتبر جانی جانے لگی۔ زندگی کا پہلا احساس جگانے والی عورت ہے۔ لہٰذا جذبوں کے اظہار کا آغاز بھی عورت سے ہی ہوا اور شاعری کی بنیاد بھی عورت نے رکھی۔ آغاز میں لوری، چکی نامہ سے شروع ہونے والی شاعری سماجیات کو تشکیل دیتی رہی۔

سماج نے خود کار معاشرہ تشکیل دیا اور ایک کو اعلیٰ ارفعٰ دوسری کو ثانوی اور تیسرے کو تھرڈ درجے سے بھی کمتر تسلیم کیا جس کی بناپر معاشرتی نظام میں انسان کی قدر و منزلت میں استحصال کا رویہ سامنے آیا۔ صاحبِ بصیرت و بصارت لوگوں کو یہ امتیاز صاف دکھائی دینے لگا۔ ادب اپنے عہد کے معاشرتی، سیاسی اور معاشی حالات کا آئینہ دار ہوتا ہے کسی بھی ملک و قوم کا تاریخی ارتقا، اس کا فلسفہ اور نظریہ کائنات ادب کے آئینے میں صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

روحانی، اخلاقی معاشرتی اقدار کی بنیادیں ادب سے ہی وابستہ ہوتی ہیں۔

مشرق و مغرب کے پچھلے چند ہزار سالوں پہ نظر ڈالی جائے تو دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف نسلوں، قوموں اور مذہبوں میں بڑے ادیبوں اور شاعروں نے اپنے اپنے ماحول کی نمائندگی اپنی تخلیقات سے کی ہے۔ 15 سو سال ق م پہلے خواتین نے بید مجنوں ساڑے تین ہزار سال ق م، رگ وید میں حمدیں لکھیں۔ پھر گوتم بدھ کی راہبات نے چار سو سال ق م اترپردیش کے جنگلوں اور خانقاہوں میں لافانی نغمے تصنیف کیے۔

”رگ وید کی کتابیں آج سے تقریباً ساڑھے تین ہزار سال پہلے شمالی ہند میں تصنیف کی گئی رگ وید کی حمدیں خواتین کی کہی ہوئی ہیں۔ گوتم بدھ کی راہبات نے حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے تقریباً چار سو سال قبل مگدھ اور اُترپردیش کی خانقاہوں اور جنگلوں میں اپنے لافانی نغمے تصنیف کیے ان شاعرات کے نام آج تک کتابوں میں محفوظ ہیں۔“(2)

عورت ہر زمانے میں اپنے لفظوں سے علم و فراست کے موتی چنتی رہی۔ مگر اس کو وہ اہمیت نہ مل سکی جس کی وہ حق دار تھی۔ نسائی عالمی ادب کو ایک سرسری نگاہ سے دیکھیں تو این ہیدوانا سامنے آتی ہیں جو میسوپوٹیمیا عراق سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی نظم میں عورت کی عظمت بلند کرداری اور تخلیق کار کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔ 2354ء ق م۔ این ہیدوانا (میسوپوٹیمیا عراق) دنیا کی پہلی خاتون ہے جو اپنے سائنسی علوم، فلسفہ اور شاعری کے حوالے سے جانی جاتی ہیں:

اے، پہاڑوں کی خاتون،
Ninhursag کا گھر ایک خوفناک جگہ پر تعمیر کیا گیا تھا!
اے، کیش، مقدس ارتا کی طرح: تیرا رحم تاریک اور گہرا،
آپ کی دیواریں اونچی اور دلکش!
اے، جنگلی میدانوں کے عظیم شیر اونچے میدانوں میں گھس رہے ہیں!...

نوٹ: Ninhursag فطرت اور جانوروں، جنگلی اور قابو کی دیوی تھی۔ وہ رحم اور شکل بنانے کی دیوی بھی تھیں۔ اور وہ کیش کی سرپرست دیوتا تھیں۔

ٹیمپل ہیمن 17: ایک اقتباس
دوموزی کے بادبیرا مندر میں (3)

اس کی لکھی ہوئی اڑتالیس نظمیں دستیاب ہیں ان میں زیادہ تر نظمیں دیوتاؤں کی حمدیں ہیں انھوں نے اپنی نظموں میں نہ صرف سیاسی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات کو اپنایا۔ انھوں نے عورت کے فہم و تدبر کو بھی ترجیح دی وہ

عورت کے حوالے سے کہتی ہیں:

"حقیقی عورت وہی ہے جو عقل، فہم وتدبر کی حامل ہو"(4)

ہیں۔وہ "نِن می سارا" جوان کی مقبول ترین نظم ہے جس میں وہ عورت کی صلاحیتوں کو نمایاں کرتی ہیں اور عورت کے استحصال کے بارے میں بڑی شدت کے ساتھ احتجاج کرتی ہیں:

"میری کاہنہ ماں نے مجھ پر راز ظاہر کیے
تب میں نے علم کے موتی حاصل کیے
میں یہ بات کہنا پسند کروں گی کہ میری نیک تمنائیں
جنگ کی ملکہ کے لیے ہیں جو گناہ کی بڑی بیٹی ہے
جب تک وہ (ہبلیح) میرے سامنے زمین نہیں چاٹتا
جب تک وہ اپنی داڑھی کے ساتھ میرے سامنے زمین صاف نہیں کرتا
میرا ہاتھ اس ملک پر سخت رہے گا
میں اسے سبق سکھاؤں گی تاکہ وہ مجھ سے خوف زدہ رہے
میں جنگ طاری کردوں گی دشمن پر
میں جب تیر کھینچوں گی تو وہ کانپنے لگے گا
جنگ میں بہت خون خرابہ ہو گا
میں اپنی تلوار سے اسے ہلاک کردوں گی
میں نے ایک مندر بنوایا ہے جہاں میں اہم واقعات پر گفتگو کروں گی
میں نے وہاں ایک مضبوط تخت لگوایا ہے
اس کے ساتھ ایک خنجر اور تلوار بھی رکھی ہے
اور اس کے ساتھ میں نے ایک ڈھول اور تمبور بھی رکھا ہے
میں آدمیوں کو عورتوں میں بدل دوں گی
بے شک تمھارا دل میرے لیے ٹھنڈا ہے
میں تمھارے جذبات سمجھتی ہوں
اے عظیم خاتون! میں تمام زمیں پر تمھاری عظمت اور شان بڑھا دوں گی
میں تمھارا راستہ اختیار کروں گی اور تمھاری حمد کہوں گی

عظیم عملوں کی ملکہ ! تو آسمان اور زمین پہ قادر ہے
تو عظیم انا ہے
عظیم الشان تہذیب کے معماروں اور شہریوں کو خراجِ تحسین
گھر تعمیر کرو! عورت کے لیے بھی کمرہ تعمیر کرو
ایک ننھے بچے کے ہونٹ چومو (یعنی بچوں سے پیار کرو)
بادشاہ کو تاج پہناؤ
بادشاہ کا منکر ہونا گناہ ہے
وہ اپنی نظم میں مزید کہتی ہیں۔۔۔
این لل آسمانوں میں رہتے ہوئے
تمام کائنات میں تمھارے نصب العین کا تعین کرنا ہے
تمھیں شہزادی عورتوں کے نصیب کا تعین کرتا ہے
اے عورت ! تو عظیم ہے تو اہم ہے
انا تو عظیم ہے تو اہم ہے
اے میری پیاری تمھاری عظمت ایک قانون ہے
کیا تیرا دل میرے لیے دھڑکتا ہے
اگر میرے لیے نہیں دھڑکتا تو میرے لیے نرم کر"(5)

اس نظم میں عورت کی طاقت اور قدرت کو ہیدو اس انداز سے بیان کرتی ہیں یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ عورت ہی کائنات کی سب سے طاقتور ہستی ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو زیر کرنے کے لیے رعب دار لہجہ اختیار کرتی ہیں۔ پھر سماج میں بادشاہ کو تاج پہنا کر اس بات کا اعلان بھی کرتی ہیں کہ عورت اس مرد کی عزت و مرتبہ بھی سے گی۔ این ہیدوانا سماج کے تشکیلی نظام کی پرورش کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ جہاں بچوں سے پیار و محبت کی ترغیب ہے۔ این ہیدوانا کہتی ہیں اے میری پیاری تمھاری عظمت ایک قانون ہے۔ یہ قانون کس نے بنایا؟، خود انانے، یا سماج نے، یا قدرت نے، یہ قانون جس نے بھی بنایا اس میں عورت کی عظمت رکھ دی انسان کی عظمت قدرتی قانون ہے جس کی تائید کو این ہیدوا اپنی نظم میں بیان کرتی ہے اور سوچ کے کئی اور زاویے سامنے لا رکھتی ہے۔ یہی سماجی فکر، تانیثی رویے کو محسوس کرانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ این ہیدوانا پہلی خاتون نے جس نے اپنی نظموں میں عورت کی طاقت کو نمایاں کیا اور خود کو ایک مضبوط انسان کی شکل میں نہ صرف خود محسوس کیا بل کہ اپنی شاعری میں سب کو پیغام دیا۔

اسی طرح دوسری عرب قبیلے کی خاتون شاعرہ حضرت خنساء سامنے آتیں ہیں۔ وہ عرب کے مشہور ترین قبیلے ربیعہ ع مضر سے تعلق رکھتی تھیں ان کی خوب صورتی اور ذہانت کے چرچے پورے عرب میں تھی مستشرقی جبریلی کے مطابق "575" میں ان کی ولادت ہے مگر جب ظہور اسلام ہوا تو حضرت خنساء نے اسلام قبول کیا ان کے کلام میں عورت کی اہمیت اور اس کی زندگی کی اہمیت نمایاں ہے۔

فارسی کے اولین شاعر رودکی کی ہم عصر رابعہ بلخی تھیں انھوں نے اپنی شاعری سے اس وقت کے تمام مرد شعراء میں اپنا منفرد مقام بنایا اپنی صلاحیتوں کا پیچانا اور شعراء کی اولین صف میں نظر آنے لگیں ان کی شاعری میں محبت اور عورت کے حقوق کے حوالے سے موضوعات موجود ہیں انھیں عشق کے بعد قید کر دیا گیا تھا رابعہ بلخی نے قید کی حالت میں مرنے سے پہلے حمام کی دیوار پر نظم لکھی:

> ”رابعہ بلخی کی آخری نظم جو اس نے موت و حیات کی کشمکش میں حمام کی دیوار پر لکھی وہ محفوظ رہی، اس نظم میں اس نے حقوقِ محبت کی آزادی کے فلسفے کو بہترین انداز میں پیش کیا، جس کو عورتوں کے حقوق کے حوالے سے عالم گیر شہرت حاصل ہوئی“(6)

سیفو: سرزمینِ یونان شعر و ادب کے حوالے سے بہت مقبول ہے اس سرزمیں میں عشق و رومان، اور رزمیہ قصوں نے یونانی تہذیب کی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے مشرقی طرز فکر و عمل پر بھی یونانی اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ افلاطون، ارسطو اور سکندر اعظم جیسے مشاہیر نے شہرت کے آسمان کو چھوا ہے۔ ایسے ہی عہد میں سیفو نے نسائی شاعری میں اپنا مقام بنایا سیفو نے زندگی اور موت دونوں جہانوں کو حیرت و حسرت سے دیکھا جزیرہ لیسبوس کی رہنے والی سیفو نے اپنے ارد گرد کی لڑکیوں کو موسیقی شعر و ادب کی تعلیم دی۔ اور خواتین کے شعور کی بات کی۔ سیفو اپنے عہد کی وہ واحد خاتون نے جس عہد میں شاعروں کو ملک بدر کر دیا گیا اور شاعری کو افلاطون نے غیر مہذب قرار دیا تھا۔ اس دور میں وہ اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کی بنیاد پر دسواں "غیبی سروش" کہلائی۔

تانیثی فکر ایک ایسی سوچ کا نام ہے جو بیدار آنکھ میں کھلتی ہے اسے احساس ہے کہ وہ ایک انسان ہے وہ بھی معتبر ہے اُسے بھی فرشتوں نے سجدہ کیا تھا یہ عورت بھی زندگی جی سکتی ہے۔ اسے اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار ہے اور وہ زندگی کے ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کو اپنی مرضی سے بروئے کار لا سکتی ہے۔ تانیثی فکر کی حامل شاعرات نے روایت قائم کی اور اس روایت کو ساتھ لے کر چلنے والی شاعرات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا معاصر ادب میں ادا جعفری، پروین شاکر، فہمیدہ ریاض، کشور ناہید اور فاطمہ حسن کے علاوہ دیگر شاعرات کے کلام میں تانیثیت دیکھی جا سکتی ہے۔

حوالہ جات

1۔ قرآن کریم: تاج دین کمپنی: 1965: سپارہ نمبر 30، آیت نمبر 4

2۔ خاموشی کی آواز: مرتبہ فاطمہ حسن/آصف فرخی: مضمون ادب اور خواتین از قراۃ العین حیدر: ص: 100

3. https://hellopoetry.com/poem/3789627/enheduanna-temple-hymn-42-translation/#:~:text=O%2C%20Lady%20of%20the%20Mountains,walls%20high%2Dtowering%20and%20imposing!

4۔ ملک اشفاق، قدیم دور کی فلسفی خواتین، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن 2016ء ص: 18

5۔ ملک اشفاق، قدیم دور کی فلسفی خواتین، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن اکتوبر 2016: ص 19

6۔ ایضاً، ص: 120